بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

قرآن کالج میں بحمد اللہ ایف اے تربیتی سال' بی اے تربیتی سال اور ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس میں داخلے گزشتہ دو ماہ کے دوران مکمل ہو چکے ہیں اور نئے تعلیمی سال کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ آج سے قریباً چھ سال قبل' وقت کی ایک اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے وسائل اور تجربے کی کمی کے باوصف قرآن کالج کے منصوبے کا آغاز کیا گیا تھا اور اب اللہ کا شکر ہے کہ یہ ادارہ بہت حد تک مستحکم ہو چکا ہے' تعلیمی و تدریسی امور کے ساتھ ساتھ دفتری اور انتظامی امور بھی بڑی باقاعدگی' پابندی اور حسن و خوبی کے ساتھ سرانجام پا رہے ہیں۔

یہ کالج دراصل دینی اور دنیوی علوم کے امتزاج کی ایک ایسی کوشش کا مظہر ہے جس کی خواہش ملک و ملت کا درد رکھنے اور احیاءِ اسلام کی آرزو رکھنے والے تمام اکابر ملت کے دلوں میں مچلتی رہی۔ تعلیم کے میدان میں ہمارے ہاں جو ثنویت قائم ہے سب جانتے ہیں کہ وہ ہمارے قومی استحکام اور ترقی کے راستے کی ایک اہم رکاوٹ ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے بالعموم دینی علوم سے نابلد ہوتے ہیں اور دینی مدارس سے کسبِ علم کرنے والے عموماً دنیاوی علوم سے قطعی بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارے ملک میں تعلیم کی صورت حال کسی بھی اعتبار سے قابلِ رشک نہیں ہے۔ ملکی آبادی میں پڑھے لکھے افراد کا تناسب تشویشناک حد تک کم ہے' پھر ہمارے تعلیمی اداروں میں معیارِ تعلیم کی جو کیفیت ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اس معیارِ تعلیم کی ہلکی سی عکاسی اس سال میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے ان نتائج سے بھی ہوتی ہے جو حال ہی میں سامنے آئے ہیں۔ چنانچہ اس کے باوجود کہ کسی امتحان میں کامیاب قرار پانے کے لئے محض ۳۳فیصد نمبر درکار ہوتے ہیں اور اس کے باوصف کہ نقل اور 'بوٹی' کا استعمال خوفناک حد تک بڑھ چکا ہے' ایف اے کے حالیہ امتحان میں شریک ہونے والے طلبہ میں سے صرف ۱۸فیصد طلبہ کامیاب قرار دیئے گئے ہیں۔ گویا ہر سو میں سے بیاسی طلبہ امتحان میں ناکام رہے۔ یہ صورت حال حد درجہ افسوسناک ہی نہیں نہایت شرمناک بھی ہے۔ تاہم اس وقت اس کے اسباب پر گفتگو ہمارے پیش نظر نہیں ہے۔ صرف اس جانب توجہ دلانا مقصود ہے کہ اس تناظر میں قرآن کالج کا وجود بسا غنیمت ہی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)